اسلامی فکر کی بحالی

عالمی سطح پر امتِ مسلمہ پر وقوع پزیر ہونے والے واقعات کے متعلق پاکستان کے مسلمانوں کا ردعمل اس حقیقت کو آشکار کر رہا ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں میں فکرِ اسلامی اپنے معیار، اہمیت اور جامعیت کے لحاظ سے بڑھتی جا رہی ہے۔ عرب حکمرانوں کی جانب سے فلسطین پر قابض یہودی وجود کے ساتھ تعلقات کو قائم کرنے کے اعلانات پر پاکستان کے مسلمانوں کا ردعمل اس قدر پُرزور تھا کہ پاکستان کے حکمران کو مسلسل اس بات امت سے انکار کرنا پڑ رہا ہے کہ وہ بھی اسی سمت میں پیش رفت کر رہے ہیں۔ یہ بات بھی مشاہدے میں آئی کہ فلسطین کے متعلق صیہونی خواہشات کے خلاف عثمانی خلافت کا جواب میں بھرپور طریقے سے گردش کرتا رہا اور یہ موضوع بھی زیرِ گفتگو رہا کہ اسلام مسلم سرزمین سے دستبردار ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔ اسی بنیاد پر مقبوضہ کشمیر کے حوالے سے بھی یہی اظہار خیال کیا جا رہا ہے اور یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ افواجِ پاکستان کشمیر کی آزادی کے لیے جہاد کا آغاز کریں۔

رسول اللہ ﷺ کی ناموس پر ہونے والے حملے میں فرانسیسی حکومت کی سرپرستی کے خلاف بھی پاکستان کے مسلمانوں نے اپنا بھرپور ردعمل دیا۔ مظاہروں کے ساتھ ساتھ منظم طور پر فرانسیسی مصنوعات امت کا بائیکاٹ کیا گیا اور فرانسیسی سفیر کو ملک بدر کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ یہ بات بھی دیکھی گئی کہ رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے متعلق پہلی رسالت عظیم سے قبل کا واقعہ میں گردش کرتا رہا، جب برطانیہ اور فرانس کی طرف سے ایسے ہی حملے کے خلاف عثمانی خلافت نے بھرپور ردعمل دیا تھا۔ لوگوں نے توہین کے مسئلے پر عثمانی خلافت کی جانب سے فوجی کارروائی کی دھمکی اور موجودہ حکمرانوں کے کمزور ردعمل کا موازنہ بھی کیا۔

جب یورپ میں اسلام اساسیت کے خلاف جارحانہ طرزِ عمل اختیار کیا گیا، جس کی سربراہی مذمت فرانس کر رہا ہے جبکہ برطانیہ اس حمایت کو آگے بڑھا رہا ہے، تو مسلمانوں نے وسیع پیمانے پر مغرب کی لبرل اقدار کی اور کو اچھی زندگی فراہم کرنے میں ان اقدار کی ناکامی کی کی اور اسلامی قوانین کی کی جو ذاتی اور خاندانی زندگی کے لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نازل فرمائے ہیں۔

اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ مسلمانوں میں سیاسی و معاشرتی معاملات پر اسلام کے نقطۂ نظر کو اپنانے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ خلافت کے خاتمے سے قبل، جس کے انہدام کو اس رجب 1442 ہجری میں سو سال ہو جائیں گے، اسلامی فکر زیادہ نمایاں نہیں تھی اور جو اسلامی فکر سامنے آتی بھی تھی تو وہ غیر مربوط ہوتی تھی۔

اسلامی فکر کی مکمل بحالی کا عمل ابھی جاری ہے لیکن جو بات خوش آئند اور حوصلہ افزا ہے وہ یہ کہ یہ صحیح راہ پر گامزن ہے۔ اسلامی امت میں دوبارہ نئی زندگی کی روح نہیں ڈالی جا سکتی جب وہ اسلامی فکر کو مکمل طور پر گلے نہ لگا لے امت۔ اسلامی فکر کو مکمل طور پر گلے لگانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسئلہ کو اسلام کے پیمانے کی نظر سے دیکھے اور اسی بنیاد سے اس کے حل کا مطالبہ ثابت بھی کرے۔ جیسے جیسے اسلام کی جانب پلٹ رہی ہے ویسے ویسے مسلم دنیا کے حکمران مسلمانوں کی شکایات، خواہشات اور ان کے مطالبات کے حوالے سے بیکار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ حکمران مضبوطی کے ساتھ موجودہ ورلڈ آرڈر سے جڑے ہوئے ہیں جسے مغربی لبرل آئیڈیالوجی (نظریے) کی بنا پر تشکیل کیا گیا ہے۔ مغرب اور موجودہ اسلامی دنیا کے حکمران، دونوں، اس بڑھتی ہوئی خلیج کو نہ صرف محسوس کر رہے ہیں بلکہ اس کے خطرے سے پریشان بھی ہیں، اور طاقت اسی لیے حکمران اس خلیج کو کم کرنے کی کوشش میں کہیں دیوانہ وار لوگوں سے التجائیں کر رہے ہیں تو کہیں مسلمانوں پر ظلم و جبر کا رستہ اختیار کر رہے ہیں اور اس کے لیے ریاستی کو استعمال کر رہے ہیں۔

اس وقت مسلم دنیا کی صورتحال غیر مستحکم ہے اور اس کو اسی حالت میں آگے نہیں چلایا جا سکتا۔ مسلمانوں کو یا تو اپنے اس تصور سے دستبردار ہونا پڑے گا کہ اسلام ایک مکمل طرزِ زندگی ہے یا پھر حکمرانوں کو گھر جانا پڑے گا۔ اس معاملات ایک موڑ پر آ کر پھنس کر تعطل کا شکار ہو گئے ہیں، جس کی وجہ سے اہل قوت، جس میں افواج اور انٹیلی جنس ادارے دونوں سامل ہیں، پر شدید دباؤ ہے۔ عملی طور پر ان اہل قوت کا حکمرانوں کے ناقابل قبول موقف کے ساتھ کھڑے رہنا ہی وہ وجہ ہے جس کی وجہ سے تعطل ختم نہیں ہو رہا، خصوصی طور پر پاکستان میں جہاں مسلمان افواج کی بہت زیادہ عزت کرتے ہیں، لیکن عمران خان کو اقتدار میں رکھنے کی وجہ سے افواج مسلمانوں کی تنقید کا سامنا کر رہی ہیں۔

اس سال رجب 1442 ہجری کو خلافت کے خاتمے کو سو سال پورے ہونے جا رہے ہیں اور پانی سر سے گزر چکا ہے۔ یقیناً اُس فوج کو عظیم عزت حاصل ہو گی جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی وحی کی بنیاد پر حکمرانی کو بحال کرنے کے لیے سب سے پہلے نصرۃ فراہم کرے گی۔ صرف اور صرف اسی صورت میں مسلمانوں کی اسلامی فکر اور حکمرانوں کی پالیسیوں اور ایکشنز کے درمیان، اور شریعت کے قوانین اور آئین کے درمیان موجود تضاد ختم ہو گا اور پائیدار ہم آہنگی پیدا ہو جائے گی۔

حزب التحریر کے مرکزی میڈیا آفس کے لیے یہ مضمون لکھا گیا

مصعب عمیر – پاکستان